سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2022

جمعرات،16۔جون 2022

(یوم الخمیس،16ذیقعد1443ھ)

سترہویں اسمبلی: اکتالیسواں اجلاس

جلد 41 : شمارہ 2

105

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 16-جون 2022

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ آبپاشی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

عام بحث

1- آئینی بحران پر عام بحث

ایک رکن آئینی بحران پر عام بحث کی تحریک ایوان میں پیش کریں گے۔

2- مہنگائی پر عام بحث

ایک رکن مہنگائی پر عام بحث کی تحریک ایوان میں پیش کریں گے۔

3- امن وامان پر عام بحث

ایک رکن امن وامان پر عام بحث کی تحریک ایوان میں پیش کریں گے۔

107

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اکتالیسواں اجلاس

جمعرات،16-جون2022

(یوم الخمیس،16-ذیقعد1443ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر زلاہور میں سہ پہر 3 بج کر56 منٹ پر جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بِسم اللہ الرحمٰن الرحیمO

اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ
اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۚ﴿۱۶﴾ اَلصّٰبِرِيْنَ
وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ
بِالْاَسْحَارِ ﴿۱۷﴾ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ
وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۸﴾ۭ

سورۃ آلِ عمران(آیات نمبر16 تا18)

اے رب ہمارے ہم ایمان لائے تو ہمارے گناہ معاف کر اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے(16)صبر والے اور سچے اور ادب والے اور راہ خدا میں خرچنے والے اور پچھلے پہر معافی مانگنے والے(17)اللہ نے گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتوں نے اور عالموں نے انصاف سے قائم ہو کر اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں عزت والا عظمت والا حکمت والا(18)

وَمَاعلینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

میرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے کمالِ خلاق ذات اُس کی
جمال ہستی حیات اُس کی، بشر نہیں عظمتِ بشر ہے
شعور لایا، کتاب لایا، وہ حشر تک کا نصاب لایا
دیا بھی کامل نظام اُس نے اور آپ ﷺ ہی انقلاب لایا
وہ علم اور عمل کی حد بھی، ازل بھی اُس کا اور ابد بھی
وہ ہر زمانے کا رہبر ہے، مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے
وہ شرحِ احکام حق تعالیٰ، وہ خود ہی قانون، خود حوالہ
وہ خود ہی قرآن، خود ہی قاری، وہ آپ ماہتاب، آپ ہالہ
وہ عکس بھی اور آئینہ بھی، وہ نقطہ بھی، خط بھی، دائرہ بھی
وہ خود نظارہ ہے، خود نظر ہے مرا پیمبر ﷺ عظیم تر ہے
بس ایک مشکیزا، اک چٹائی، ذرا سے جَو، ایک چارپائی
بدن پر کپڑے بھی واجبی سے، نہ خوش لباسی، نہ خوش قبائی
یہی ہے کل کائنات جس کی، گنی نہ جائیں صفات جس کی
وہی تو سلطانِ بحروبر ہے، مرا پیمبر عظیم تر ہے

سوالات

(محکمہ آبپاشی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(کوئی سوال پیش نہ ہوا)

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ آج کے ایجنڈا پر سب سے پہلے محکمہ آبپاشی کا Question Hour ہے معزز وزیر موجود نہیں ہیں تو Questions pending کئے جاتے ہیں۔

اس کے بعد توجہ دلاؤ نوٹسز ہیں ان کا جواب دینے کے لئے بھی حکومتی وزیر نہیں ہیں ان کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اسی طرح متعلقہ وزیر نہ ہونے کی وجہ سے تحاریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔

اب three discussions ہیں ایک recent constitutional crises ہے، دوسری discussion high price پر ہے جو تیسری دفعہ پٹرول، ڈیزل، گیس اور بجلی کی قیمتیں بڑھا کر عوام پر مہنگائی کا بم گرایا گیا ہے اور دیگر ساری چیزیں transportation کے حوالے سے انہی سے related ہوتی ہیں جس سے 10 گنا قیمتیں بڑھ گئی ہیں اسی مہنگائی کی وجہ سے law and order کے بھی بہت بُرے حالات ہیں چوریاں، ڈکیتیاں اور قتل و غارت ہو رہی ہے۔ میں constitutional crisis کے حوالے سے جناب محمد بشارت راجہ صاحب سے کہوں گا کہ وہ ایوان کو تھوڑا سا brief کر دیں۔ لوگ ہم سے پوچھتے ہیں کہ constitutional crisis کیا ہے اور کیوں ہے تو اس حوالے سے پاکستان تحریک انصاف اور پاکستان مسلم لیگ (ق) نے ہائی کورٹ میں رٹ کرنے کا بھی فیصلہ کیا ہے تو راجہ صاحب! آپ اس پر ایوان کو brief کر دیں۔

بحث

آئینی بحران و مہنگائی اور امن وامان پر بحث

جناب محمد بشارت راجہ: جناب سپیکر! شکریہ۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ ایوان میں کل بھی بات ہوئی تھی کہ میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت صوبہ پنجاب بدترین constitutional crisis

سے گزر رہا ہے۔ آئین کے تحت جو ادارے قائم ہیں اُن اداروں کو دانستہ طور پر ختم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر! آج سے تقریباً دو ماہ پہلے صوبہ پنجاب میں غیر آئینی اقدامات کا سلسلہ شروع ہوا اور جس طرح اس موجودہ اسمبلی میں قائد ایوان کے انتخاب کے حوالے سے جو ایک صورتحال پیدا کی گئی اور اُس کے بعد اُس وقت ایوان میں موجود ممبران اسمبلی پر پولیس کی جانب سے تشدد کیا گیا اور جس طرح ہمارے ممبران اسمبلی کو چیف منسٹر کے انتخاب میں ووٹ کے استعمال کے حق سے محروم رکھا گیا میں سمجھتا ہوں کہ پنجاب کی پارلیمانی تاریخ میں اُس کی مثال نہیں ملتی۔ ابھی یہ سارے معاملات چل ہی رہے تھے تو ممبران اسمبلی کے خلاف جس طرح مقدمات قائم کئے گئے اور ممبران اسمبلی کے گھروں پر چھاپے مار کر جس طرح چادر اور چار دیواری کے تقدس کو پامال کیا گیا میں سمجھتا ہوں کہ اُس میں مزید کہنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ یہ صورتحال پورے پنجاب کے عوام پر عیاں ہے لیکن یہ معاملہ وہاں پر رُکا نہیں بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ بجائے اس کے کہ جو چیف منسٹر جس بھی طریق کار سے منتخب ہو کر آگئے تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ منتخب ہونے کے بعد ہم ان کو تسلیم نہیں کرتے اور ہم نے اس بات کو عدالت میں چیلنج کیا ہوا ہے۔ ہم ان کو چیف منسٹر تسلیم نہیں کرتے کیونکہ ان کو غیر آئینی طریقے سے منتخب کیا گیا ہے لیکن اس کے باوجود میں مفروضے کے طور پر عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب وہ چیف منسٹر منتخب ہو گئے تھے تو پھر ان کا فرض بنتا تھا کہ وہ کم از کم دو چیزیں ضرور کرتے، ایک تو وہ اس پورے معزز ایوان کو ساتھ لے کر چلتے اور دوسرے نمبر پر Constitutional crisis کو جس حد تک بھی وہ minimize کر سکتے تھے انہیں کرنا چاہئے تھا کیونکہ یہ ان کی آئینی ذمہ داری ہے۔ اپوزیشن کی legitimacy دینا ذمہ داری نہیں ہے بلکہ اپنے آپ کو legitimate ثابت کرنا ان کی ذمہ داری ہے لیکن ان کا مزاج افہام و تفہیم کا مزاج نہیں ہے اور انہوں نے جمہوری اقدار کو مدنظر رکھا اور نہ ہی انہوں نے اپنے آئینی کردار کو نبھاتے ہوئے اپوزیشن کو ساتھ لے کر چلنے کی بات کی۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ساری چیزیں ہر لحاظ سے قابل افسوس ہیں۔ یہاں یہ بات ختم نہیں ہوئی کہ ابھی recently ایک منتخب حکومت جس کی آئینی ذمہ داری ہے کہ اس نے صوبے کے بجٹ کو پاس کرانا ہے اور جو expenditures آئندہ آنے والے مالی سال کے لئے اس صوبے میں ہونے ہیں ان کو انہوں نے legitimacy دینی ہے۔

جناب سپیکر! میں عرض یہ کرنا چاہوں گا کہ کل جو بجٹ ایوان اقبال میں پیش کیا گیا۔ چلیں! ممبران کو اکٹھا کر کے انہوں نے بجٹ پیش کر دیا۔ اب بجٹ پیش کرنے کے بعد کی بھی کچھ requirements ایسی ہیں کہ جن کو پورا ہونا ہے۔

جناب سپیکر! اگر آپ بجٹ کے passage کے حوالے سے scheme of things کو دیکھیں تو بجٹ کی presentation کے بعد بجٹ پر general discussion ہوتی ہے۔ اب اگر اس general discussion سے اپوزیشن کو علیٰحدہ کر دیا جائے اور پھر ایوان اقبال میں بیٹھ کر یکطرفہ طور پر discussion کروالی جائے۔ اس کے بعد Cut Motions کا مرحلہ آتا ہے۔ اسی طرح وہاں بیٹھ کر Cut Motions کو بھی ختم کر دیا جائے۔ اس کے بعد passage کا مرحلہ آتا ہے اور passage بھی کروالیا جائے۔

جناب سپیکر! لیکن میں سمجھتا ہوں کہ میں اس صوبہ میں تین دفعہ لاء منسٹر رہا ہوں اور یہاں مجھ سے سینئر لوگ بھی بیٹھے ہوئے ہیں جن میں میاں محمود الرشید صاحب، چودھری ظہیر الدین خان صاحب اور دوسرے بھائی بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ ultimately ایک وقت ایسا آتا ہے کہ اس بجٹ کو ایک authentication کی ضرورت پڑتی ہے اور اسے authenticate کرنے کے لئے سیکرٹری اسمبلی نے جناب سپیکر کو دینا ہوتا ہے اور اس کے بعد جناب سپیکر کے دستخط کے بعد اس کو گورنر کے پاس جانا ہوتا ہے۔ یہ سارا procedure اگر bypass کر کے بجٹ پاس کر لیا جائے گا تو اس بجٹ کی کوئی اہمیت نہیں ہو گی۔ اس لئے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آج ہم نے اپنی پارلیمانی پارٹی کی میٹنگ میں بھی اس بات کو discuss کیا اور کل بھی ہم نے اس پر بات کی تھی کہ صوبے کے عوام کو ایک فسطائی حکومت کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑا جا سکتا۔ ہمیں اس سلسلہ میں کچھ اقدامات اٹھانا پڑیں گے اس لئے ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے اور ہماری اپنی وکلاء کی ٹیم سے مشاورت جاری ہے۔ اس مشاورت کے بعد ہم نے انشاء اللہ تعالیٰ اس معاملہ کو کورٹ میں لے کر جانا ہے۔

جناب سپیکر! میں آج پھر اس معزز ایوان سے یہ ضروری بات کہنا چاہتا ہوں اور irrespective of any divide کہ اقتدار میں کون ہے اور اپوزیشن میں کون ہے۔ میں اپنے اس floor سے چیف منسٹر صاحب سے یہ کہنا چاہوں گا کہ خدا کے لئے آپ sense prevail کریں اور

آپ اس صوبہ کے عوام کی تقدیر سے مت کھیلیں۔اس صوبہ کے عوام نے آپ کو ذمہ داری دی ہے کہ آپ اس صوبہ کے معاملات کو احسن طریقے سے چلائیں۔اگر آپ نہیں چلا سکتے تو آپ علیٰحدہ ہو جائیں لیکن خدارا اتنے غیر قانونی اقدامات نہ کریں کہ پوری دنیا میں ہمارا مذاق بن جائے۔

جناب سپیکر! میں نے کل جس طرح گزارش کی تھی اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ series میں غلطیاں ہوئیں ہیں جن کی کافی لمبی تفصیل ہے۔ہمارے اجلاس کی پرسوں آپ صدارت فرمارہے تھے،اس کو انہوں نے prorogue کیا وہ illegal تھا۔اس کے بعد جو نیا اجلاس summon کیا وہ illegal کیا۔اس کے بعد انہوں نے ایک آرڈیننس کے ذریعے قوانین کو ختم کیا،ان قوانین کو ختم کیا جو اس اسمبلی کو اختیارات دیتے تھے اور جو اس اسمبلی کو supremacy دیتے تھے۔ یہ اسمبلی کی supremacy چودھری پرویز الٰہی کی supremacy نہیں ہے۔اس اسمبلی کی supremacy ان ممبران کی supremacy نہیں ہے بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ بارہ کروڑ عوام کی supremacy اس ایوان کے ساتھ منسلک ہے۔اگر یہ ایوان مضبوط ہو گا تو پنجاب کے بارہ کروڑ عوام کے مفاد کا تحفظ کیا جا سکے گا لیکن جس طرح انہوں نے act کیا اور جو اختیارات پنجاب اسمبلی کے دیئے گئے تو ان اختیارات کو جس طرح ختم کیا گیا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ عمل ہر لحاظ سے قابل مذمت ہے۔

جناب سپیکر! اسی طرح میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ جس طرح privileges کے حوالے سے Privilege Act میں ترامیم لائی گئیں۔اس میں آپ کی بہت بڑی effort کے بعد ہم اس نتیجے پر پہنچے تھے اور یہ معزز ایوان اس نتیجے پر پہنچا تھا کہ ہم نے ممبران کی عزت اور وقار میں اضافہ کرنا ہے۔ممبران کی عزت اور وقار میں اضافہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب ممبران کی supremacy اور منتخب نمائندوں کی جو منتخب شدہ عوامی حیثیت ہے اس کو تسلیم کیا جائے۔

جناب سپیکر! آپ نے دو دن دیکھا۔آپ کی واضح Rulings کے باوجود کچھ افسران یہاں نہیں آئے۔ ہمیں اس سے غرض نہیں ہے۔ہم ممبران پنجاب اسمبلی یہ چاہتے ہیں کہ اگر لاکھوں کی تعداد میں عوام ہمیں منتخب کر کے بھیجتے ہیں تو پھر یہ ہمارا حق بنتا ہے کہ اس صوبہ کے ٹیکسز جو عوام کے ٹیکسز ہیں ان سے تنخواہ لینے والے افسران ہمارے ممبران کی عزت کریں۔اس کے لئے ہم وہ amendments لے کر آئے تھے لیکن ہماری بد قسمتی یہ ہے کہ جس وقت ہم گورنمنٹ میں تھے اور یہ لوگ اپوزیشن میں تھے تو اس وقت تو یہ بغلیں بجا رہے تھے کہ "جی بالکل

آپ صحیح کہتے ہیں کہ ممبران کی عزت ہونی چاہئے" مجھے یاد ہے کہ گوجرانوالہ کے حوالے سے دو ایم۔پی۔ایز کے گھر پر پولیس کے چھاپہ مارنے پر آپ نے notice لیا تھا اور باقاعدہ ہم نے ان کی تسلی کروائی اور ہم نے باقاعدہ انہیں relief دیا لیکن جب وہ گورنمنٹ میں آئے تو وہ ساری چیزیں بھول گئے اور آج ہمیں پھر وہی پر لا کھڑا کیا ہے جہاں پر پہلے تھے۔ ہم پر جس طرح پہلے بیوروکریسی حاوی تھی آج بھی بیوروکریسی حاوی ہے۔ میں اس پر یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ کوئی جمہوری سوچ نہیں ہے بلکہ یہ ایک فسطائی سوچ ہے جس کو ہم پر مسلط کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں اپوزیشن کے benches کی طرف سے آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس معزز ایوان کی supremacy کے لئے، اس کی عزت کے لئے اور اس کے وقار کے لئے ہم آپ کے ساتھ کھڑے ہیں۔ آپ جو بھی فیصلہ کریں گے اِنشاءاللہ تعالیٰ ہم اس فیصلے کی تائید کریں گے۔ میں آپ کو یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اِنشاءاللہ تعالیٰ عدالتی سطح پر جو چارہ جوئی ہو گی۔ ہم اپوزیشن کی طرف سے وہ بھی کریں گے اور اِنشاءاللہ تعالیٰ اپنے حقوق حاصل کریں گے۔ یہ چیف منسٹر جو اپنے آپ کو منتخب چیف منسٹر کہتا ہے اگر وہ ہمیں ہمارے حقوق نہیں دے سکتا تو ہم بذریعہ عدالت لیں گے لیکن ہم نے قطعی طور پر اس بات کو برداشت نہیں کرنا کہ ہمیں پولیس کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا جائے یا انتظامیہ کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا جائے۔

جناب سپیکر! یہ ہمارے لئے بھی باعث شرمندگی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج ہم اس situation سے گزر رہے ہیں کہ کل شام ہم سات سابق منسٹرز ایک تھانے میں ایک سب انسپکٹر کے سامنے اپنا بیان ریکارڈ کرانے کے لئے پیش ہوئے تھے۔(شمیم۔شمیم)

ہم جب وہاں سے نکلے تو پھر کچھ دوست جن کے خلاف مقدمات دوسرے تھانوں میں درج تھے وہ وہاں چلے تھے لیکن گزرنے والی رات ہمیں پھر messages ملتے رہے کہ آپ اپنے گھروں پر رہیں کیونکہ آپ کو اٹھالیا جائے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ کون سی جمہوریت ہے؟ اگر میں آج آپ کے سامنے بات کر رہا ہوں تو میں اپنی ذات کے حوالے سے بات نہیں کر رہا۔ جس طرح میں نے پہلے بھی عرض کیا کہ میں تین دفعہ اس صوبے کا لاء منسٹر رہا ہوں اور میرے ہی گھر پر ایک رات میں تین دفعہ چھاپہ مارا گیا ہے۔ میرا قصور یہ تھا کہ میں 25 تاریخ کے لانگ مارچ میں شامل نہ ہوا، اگر میں شامل ہو جاتا تو کون سی قیامت آجاتی اور نہ شامل ہوتا تو پھر کون سی قیامت آجانی تھی لیکن

یہ ایک فسطائی سوچ تھی کہ ان کو cut to size کس طرح کیا جائے؟ میں سمجھتا ہوں کہ یہ سارے الزامات ہر لحاظ سے قابلِ مذمت ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے اسمبلی کے واقعہ کے متعلق پہلے بھی عرض کیا ہے کہ یہ واقعہ رونما ہونے کے بعد FIR ہو گئی اور FIR کے کم از کم 20 یا 25 دن کے بعد ایک ضمنی بیان کے ذریعے آپ کے منسٹرز کو ملوث کر دیا گیا۔ میں آج بھی اس معزز ایوان میں ایک بات بڑے دُکھ کے ساتھ کہنا چاہتا ہوں اور کسی بھی سرکاری ملازم کی دل آزاری نہیں کرنا چاہتا لیکن مجھے افسوس اس بات کا ہے کہ موجودہ اسمبلی کا Sergeant-at-Arms شامل ہے جس نے بیان دیا ہے۔ میں اب بھی آپ کے توسط سے یہ کہتا ہوں کہ ابھی مجھے قرآنِ پاک دیا جائے جس پر میں حلف دے کر یہ کہتا ہوں کہ اُس دن میں، آپ اور بزدار صاحب اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے، میرا کوئی تعلق نہیں تھا اور نہ ہی میری ویڈیو یا کوئی تصویر ہے لیکن آپ کا Sergeant-at-Arms کس طرح میرا نام لے لیتا ہے۔ وہ Sergeant-at-Arms قرآنِ پاک پر حلف دے، اگر وہ حلف دیتا ہے تو میں خود تھانے میں جا کر کہوں گا کہ میرا قصور ہے لہٰذا مجھے چالان کر دیا جائے اور اگر نہیں تو پھر اس Sergeant-at-Arms کے خلاف تادیبی کارروائی ہونی چاہئے۔ یہ Sergeant-at-Arms جو اسمبلی کا سرکاری ملازم ہے وہ ہمارے خلاف جا کر جھوٹا تتمہ بیان دیتا ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ ان ساری باتوں کو کسی منطقی انجام تک پہنچانا پڑے گا۔ میں دوبارہ اس بات کو دہراتا ہوں کہ اس معزز ایوان کی کمیٹی بنا دیں۔ یہ Sergeant-at-Arms بیٹھا ہوا ہے لہٰذا اس کو مسجد میں لے جائیں، اس کے سَر پر قرآن رکھیں اور یہ قرآن اٹھا کر کہے کہ اس نے مجھے کسی کو مارتے، کسی کو پکڑتے یا کسی پر تشدد کرتے دیکھا ہے تو ہمیں چالان کر لیا جائے لیکن اگر کچھ بھی نہ ہوا ہو اور ہمارے سامنے ہی وہ بیٹھا ہو تو پھر ہم اس بات کو تسلیم نہیں کریں گے۔ ہم اس ہاؤس میں resolution لے کر آئیں گے، ہم نہ صرف اس شخص کی سروس ختم کروائیں گے بلکہ اس کے خلاف تادیبی کارروائی بھی کروائیں گے اور اگر ہمیں عدالت بھی جانا پڑا تو اِنشاءاللہ عدالت بھی جائیں گے۔ یہ کوئی طریق کار نہیں ہے۔ ہم ان لوگوں کی عزت کرتے ہیں لیکن اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جب بھی حکومت بدلتی ہے تو نئے آنے والوں کے ساتھ مل کر ہمارے ساتھ ہی زیادتی شروع کر دیتے ہیں اور ہم اس بات کو برداشت نہیں کریں گے۔ میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ آئینی طور پر ہمارا حق ہے اور ہم اپنے حق کو اِنشاءاللہ تعالیٰ حاصل کریں گے لہٰذا آپ سے بھی میری استدعا ہے کہ جو issue میں نے

اٹھایا ہے آپ as a Custodian of the House اس کو منطقی انجام تک ضرور پہنچائیں۔ Thank you very much (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، جناب خیال احمد!

جناب خیال احمد: جناب سپیکر! جیسے راجہ صاحب نے ابھی فرمایا ہے میں اس میں ایک بات add کرنا چاہتا ہوں کہ ہم پر FIRs درج ہوئیں، ہم عدالتوں میں بھی گئے، آٹھ دس دوستوں نے ضمانت بھی کروائی اور اللہ کے فضل سے ضمانت confirm بھی ہوئی لیکن مجھے انتہائی افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ پولیس نے گھروں میں چھاپے مارے اور ایک دفعہ نہیں بلکہ تین تین دفعہ چھاپے مارے۔ اس کے بعد مزید زیادتی یہ ہوئی کہ میرا MNA شیخ خرم شہزاد جو اس ہاؤس کا ممبر نہیں بلکہ قومی اسمبلی کا ممبر ہے لیکن اتنی نالائقی کہ اس کا نام بھی FIR میں دے دیا ہے کہ اسمبلی میں آکر اس نے لڑائی کی ہے۔ یہاں بیٹھے ہوئے DSP نے شیخ خرم شہزاد کا نام دیا ہے حالانکہ وہ آدمی MNA ہے، وہ اس ہاؤس میں نہیں آیا اور اسلام آباد ہے لیکن اس کا نام بھی FIR میں دے دیا ہے۔ جس MNA کا نام انہوں نے دیا ہے وہ بیمار ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس پر کمیٹی بنا کر انکوائری ہونی چاہئے حالانکہ ایک MNA جو یہاں ہے ہی نہیں اُس کا نام جس آدمی نے FIR میں دیا ہے اُس کے خلاف action لینا چاہئے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس جعلی حکومت نے غریب لوگوں کا جینا مشکل کر دیا ہے اور میں یہ کہوں گا کہ غریب لوگوں کا ہی نہیں بلکہ پورے پاکستان کا جینا مشکل کر دیا ہے۔ جس طرح رات پٹرول اور ڈیزل بم پھینکا گیا ہے اس حوالے سے ہاؤس سے یہ قرارداد بھی جانی چاہئے کہ یہ قیمتیں واپس لی جائیں۔ میں آپ سب دوستوں سے یہ کہتا ہوں کہ آج ہم سب نے مل کر اسمبلی کے باہر علامتی بھوک ہڑتال کرنی ہے اور احتجاج کر کے بتانا ہے کہ گورنمنٹ نے غلط کام کیا ہے اس لئے ہمیں یہ قیمتیں کسی بھی صورت قبول نہیں ہیں۔ شکریہ

جناب شوکت علی لالیکا: جناب سپیکر! میں نے بھی بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: چونکہ یہ discussion اگلے چار پانچ روز continue کرنی ہے لہٰذا میں اپوزیشن لیڈر صاحب کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ بات کریں۔

ملک ندیم عباس: جناب سپیکر! مجھے صرف دو منٹ بات کر لینے دیں۔

جناب سپیکر: کوئی بات نہیں۔ آپ یہاں نام لکھ کر دے دیں تو اِنشاء اللہ آپ کو موقع دیں گے۔ جس نے price hike پر بات کرنی ہے، جس نے constitutional crisis پر بات کرنی ہے یا لاءاینڈ آرڈر پر بات کرنی ہے تو ان کو موقع دیا جائے گا۔

قائد حزب اختلاف (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! چلیں، یہ دومنٹ بات کر لیں۔

جناب سپیکر: چلیں، دو دو منٹ بات کر لیں۔

جناب شوکت علی لالیکا: جناب سپیکر! دومنٹ پھر مجھے بھی دے دیجئے گا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ آپ بھی ان کے بعد بات کر لینا۔

ملک ندیم عباس: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! جیسا کہ حالیہ دنوں میں اسمبلی کے اوپر ایک شبِ خون مارا گیا حالانکہ یہ وہی اسمبلی ہے جس میں آپ نے "اناخاتم النبیین لانبی بعدی" لکھ کر آپ نے اس کو انمول اسمبلی بنایا اور یہ نہ صرف پاکستان کی بلکہ ایشیا کی سب سے خوبصورت ترین اسمبلی ہے لیکن اس میں جس طرح غنڈہ گردی کی گئی، یہاں بدمعاشی کی گئی اور خواتین ممبران پر تشدد کیا گیا بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ اُس وقت ہمارے چیف منسٹر یہاں بیٹھے ہوئے تھے لیکن حکم کس کا چل رہا تھا؟ میاں محمود الرشید صاحب میرے سینئر ہیں، میں اِن سے اور اپوزیشن لیڈر سے پوچھنا چاہتا ہوں بلکہ سب لوگوں سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اُس وقت چیف منسٹر تو ہمارے تھے لیکن آرڈر کس کا چل رہا تھا؟ شاید ہم نہ بول سکیں لیکن میں آپ کو بتانا چاہ رہا ہوں کہ پوری قوم جان چکی ہے کہ وہ آرڈر کس کا چل رہا تھا؟ جس کا آرڈر تھا وہ پوری قوم جان چکی ہے[*********************]۔

جناب سپیکر: بارا صاحب! میری بات سنیں۔ میرا خیال ہے کہ آپ یہاں صرف سیاسی لوگوں کا ذکر کریں۔ بارا صاحب نے جو الفاظ استعمال کئے ہیں اُن کو کارروائی سے حذف کیا جاتا ہے۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

ملک ندیم عباس: ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اب آپ wind up کریں۔

ملک ندیم عباس: جناب سپیکر! میں آپ کو یہی بتانا چاہتا ہوں کہ ہمارے خان صاحب جب اقتدار میں آئے تو آتے ہی انہوں نے سوچا کہ فٹ پاتھ پر جو غریب لوگ سوتے ہیں ان کے سونے اور کھانے کا بندوبست کیا جائے لیکن یہ نالائق اور imported حکومت مہنگائی کی آواز لے کر آئی تھی۔ انہوں نے کہا تھا کہ ہم نے مہنگائی کم کرنی ہے، یہ مہنگائی کے خلاف نکلے تھے لیکن ہمارے ساڑھے تین سالہ دَور میں پچاس روپے پٹرول بڑھا جبکہ ان کے ابھی دو مہینے پورے نہیں ہوئے اور حالت یہ ہے کہ 120 روپے ڈیزل اور 85 روپے پٹرول بڑھ چکا ہے۔ یہ کون سی مہنگائی کا عالم لے کر آئے تھے؟ میں آپ کو بتاتا ہوں کہ یہ صرف اپنے کیس ختم کرنے کے لئے آئے تھے اور جو لُوٹ مار کی ہوئی تھی اُس کو ختم کرنے آئے تھے جو کر بھی رہے ہیں۔ میں لاہور میں واحد ایم پی اے ہوں جس پر سب سے زیادہ FIRs ہیں۔ دو دہشت گردی کے مقدمے درج ہیں اور پانچ مزید FIRs درج ہیں۔ پولیس گھروں میں چھلانگیں مار کر چھاپے مار رہی ہے۔ میرے 16 سالہ بیٹے پر FIR درج ہوئی جو رات تھانے میں بند رہا اور جیل گیا پھر میں نے اُس کی ضمانت کروائی لہٰذا یہ کون سی جمہوریت ہے؟ (شیم شیم)

میرے بچے کا میٹرک کا paper تھا لیکن خوش قسمتی تھی کہ اگلے دن وہ paper cancel ہو گیا ورنہ اُس کا paper رہ جاتا۔ میں نے مشرف دَور بھی دیکھا ہے اور اُس دور میں بھی دہشت گردی کی FIRs درج ہوئی تھیں لیکن اُس وقت کبھی گھروں میں پولیس نہیں آئی تھی۔ یہ کون سا مارشل لاء لگا کر بیٹھ گئے ہیں اب نہ تو عورتوں کی عزت کا تقدس رہا ہے، نہ بچوں کا کوئی لحاظ ہو رہا ہے اور نہ ہی گھر کی چادر اور چار دیواری کا کوئی لحاظ رہا ہے۔ میں تو سمجھتا ہوں یہ جو ملک کو لوٹنے والے آئے ہیں یہ اس لیڈر کے خلاف عدم اعتماد لے کر آئے جس لیڈر نے اقوام متحدہ میں میرے نبی ﷺ کی شان بیان کی اور اقوام متحدہ میں کہا جب کوئی مسلمانوں کے نبی ﷺ کی شان میں گستاخی کرتے ہیں تو ہمارے دلوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ آج اس امپورٹڈ حکومت کے یار مودی کی حکومت میں دیکھیں ہمارے نبی اکرم ﷺ کی شان میں گستاخی ہوتی ہے تو ان کے منہ کو تالے لگ

چکے ہیں یہ مودی کے خلاف بولنا نہیں چاہتے اور نہ ہی یہ بول پا رہے ہیں۔ ایک شعر کے ساتھ اپنی بات کو اختتام کرنا چاہوں گا:

وہ مرد نہیں جو ڈر جائے حالات کے خونی منظر سے
جس دور میں جینا مشکل ہو اس دور میں جینا لازم ہے

جناب شوکت علی لالیکا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ آج لمحہ فکریہ ہے کہ جس طریقے سے اس امپورٹڈ حکومت کو لایا گیا اور پنجاب میں 3- مئی سے لے کر آج تک یہ ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت پاکستان کو، پاکستانی قوم کو اور اداروں کو بدنام کیا جا رہا ہے۔ یہ وزیر اعلیٰ جمہوریت کے نام پر کلنک کا ٹیکہ ہے۔ یہ وزیر اعلیٰ اتنی ڈھٹائی کے ساتھ حکومت کر رہا ہے۔ جس طریقے سے جعلی الیکشن ہوا اور سپریم کورٹ نے کہہ دیا یہ ووٹ count نہیں ہوں گے اگر اس میں ذرا سی بھی اخلاقی جرات ہوتی تو یہ گھر چلا جاتا لیکن بدقسمتی سے جس طرح راجہ بشارت صاحب نے بھی کہا یہ امپورٹڈ حکومت جس ایجنڈے پر آئی ہے یہ من و عن اس ایجنڈے پر عمل کر رہی ہے یہ ملک کو انارکی کی طرف لے کر جا رہی ہے یہ اس ملک کو خانہ جنگی کی طرف لے کر جا رہی آج دو اجلاس ہو رہے ہیں یہ بھی جمہوریت کو بدنام کرنے کے لئے کیا جا رہا ہے جس طریقے سے مہنگائی کی جا رہی ہے۔ پاکستان کی جو ڈوریں ہلا رہا ہے وہ پاکستان میں نہیں بیٹھا وہ سازشی لوگ ملک سے باہر بیٹھے ہیں اور آج جس انداز سے جس بے دردی کے ساتھ اس ملک کے ساتھ ظلم و زیادتی ہو رہی ہے۔ عنقریب ہے مہنگائی سے تنگ لوگ سڑکوں پر آ جائیں گے اور یہ امپورٹڈ حکومت ملک میں خانہ جنگی کروانا چاہتی ہے۔ یہ لوگ نہ اداروں کا احترام کرتے ہیں اور نہ ہی جمہوریت کا احترام کرتے ہیں۔ جس ایجنڈے پر یہ حکومت آئی ہے اس ایجنڈے پر من و عن کام کر رہے ہیں۔ بجٹ اجلاس سے وہ بھاگ گئے ہیں ان کو علم تھا ان کا بجٹ پاس نہیں ہونا اور cut motions پاس ہو جانی ہیں ان کو defeat ہونی تھی۔ لیکن یہ امپورٹڈ حکومت بھاگ گئی ہے اب اس نے اس اسمبلی میں نہیں آنا وہ جعلی وزیر اعلیٰ، جعلی اسمبلی میں بیٹھ کر جعلی بجٹ کروائے گا اس سے بڑی بے حسی کیا ہو سکتی ہے اور میں حیران ہوں کہ ادارے خاموش کیوں ہیں، اداروں کو آگے آنا چاہئے اور اس وقت جو ملکی حالات ہیں وہ سنبھالنے کے لئے میں تمام اداروں سے اپیل کرتا ہوں

خدا کے لئے اس جمہوریت کو بچائیں اور اس ملک کے خلاف جو سازش ہو رہی ہے اس سے اس ملک کو بھی بچائیں۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! آپ دو منٹ بات کر لیں پھر اس کے بعد اپوزیشن لیڈر نے بات کرنی ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں بس دو کلام عرض کرنا چاہتی ہوں مجھے کوئی تقریر نہیں کرنی میں بس مسلم لیگ (ن) کی سوچ کی ترجمانی کرتے ہوئے چند ایک شعر آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتی ہوں:

فرنگی کا جو میں دربان ہوتا
تو جینا کس قدر آسان ہوتا
میرے بچے بھی امریکہ میں پڑھتے
میں ہر گرمی میں انگلستان ہوتا
میری انگلش بلا کی چست ہوتی
بلا سے جو نہ اردو دان ہوتا
جھکا کے سر کو ہو جاتا جو SIR میں
تو میں لیڈر بھی عظیم الشان ہوتا
زمینیں میری ہر صوبے میں ہوتیں
میں واللہ صدر پاکستان ہوتا

اور جو ہمارا نظریہ ہے اور ہماری سوچ ہے جو لوگ آج اس ایوان میں بیٹھے ہیں ان کی ترجمانی اس شعر سے میں کرنا چاہتی ہوں:

ہجوم دیکھ کر رستہ نہیں بدلتے ہم
کسی کے ڈر سے تقاضا نہیں بدلتے ہم
اسی لئے تو نہیں معتبر زمانے میں
کہ رنگ و صورت دنیا نہیں بدلتے ہم

ہوا کو دیکھ کر جالب مثال ہم عصراں
بجا یہ زعم ہمارا نہیں بدلتے ہم
بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، قائد حزب اختلاف!

قائد حزب اختلاف (جناب محمد سبطین خان): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایاک نعبدو وایاک نستعین۔ شکریہ، جناب سپیکر! پچھلے چند مہینوں سے بڑے عجیب و غریب واقعات ہو رہے ہیں جن میں ہماری اپنی اسمبلی کے بارے میں ہم بہت دعوے کرتے ہیں، 12 کروڑ عوام کی نمائندہ اسمبلی ہے لیکن بجٹ پاس نہیں ہو رہا۔ پنجاب کے 12 کروڑ عوام کو محروم کیا جا رہا ہے یہ ہمارے بھائی فرماتے ہیں جو اس وقت یہاں سے غیر حاضر ہیں اور وہاں جا کر ایک علیحٰدہ جگہ پر ایک غیر قانونی اجلاس کے ذریعے انہوں نے دھونس اور دھاندلی کے ساتھ بجٹ کو lay کیا۔ اس بجٹ کا ابھی آپریشن ہونا تھا کہ انہوں نے غریب عوام کے لئے کیا کیا جادو بھری چیزیں رکھی ہوئی تھیں جس کے ساتھ غریب عوام کو ریلیف ملتا؟ 12 کروڑ عوام کے بارے میں یہ ہر وقت بات کرتے ہیں۔ چونکہ وہ آپریشن ہم نے کرنا تھا مریض وہ تھے اور عوام مریض نہیں تھے جبکہ مریض حکمران جماعت تھی اور سرجن ہم تھے۔ چُھری اور کانٹے ہمارے ہاتھ میں ہونے تھے اور ہم نے اِس کو چِیر پھاڑ کر کے اِس میں سے وہ گند نکالنا تھا جو اُن کی بدنیتی ظاہر کرتا لیکن ان ساری چیزوں سے بچنے کے لئے انہوں نے ایوان اقبال میں ایک show چلایا جس کے ذریعے انہوں نے بجٹ کو lay کیا۔

جناب سپیکر! مجھے وہ رات یاد ہے اور اِس پورے ایوان کو وہ رات یاد ہے جب آپ نے ہم سب کو بٹھا کر Minister Finance کو کہا کہ لغاری صاحب! میں آپ کو دعوت دیتا ہوں کہ آپ آئیں اور بجٹ کو lay کریں اور یہ بات آپ نے تین دفعہ کہی۔ رات "NEW TV" والوں نے مجھ سے پوچھا تو میں نے ان سے کہا کہ لمبی باتیں چھوڑ دو۔ یہ ڈائیلاگ بازیاں اور ان چیزوں کو چھوڑ دو۔ آپ اسمبلی سے سپیکر صاحب کا ریکارڈ نکلوائیں کہ انہوں نے تین دفعہ کہا کہ Minister Finance آئیں اور اپنے بجٹ کو lay کریں جس پر منسٹر صاحب فرماتے ہیں کہ جناب سپیکر! مجھے موبائل فون پر message آیا ہے کہ گورنر صاحب نے اجلاس کو prorogue کر دیا ہے۔

جناب سپیکر! گورنر صاحب اجلاس کو prorogue کریں یا گورنر صاحب قانونی آرڈر کریں اور غیر قانونی آرڈر کریں لیکن اس غیر قانونی آرڈر کو قانونی بنانے کے لئے بھی تو کوئی طریقہ ہونا چاہئے۔ وہ وہاں سے ایک written order کرتے، ان کا Dak Rider یا ان کا نمائندہ یا گورنر ہاؤس کا کوئی افسر اسمبلی میں لے کر آتا جہاں پر اس کی receiving ہوتی اور پھر اس receiving کو notify کرکے تبھی کچھ ہونا تھا لیکن انہوں نے simple ایک WhatsApp پر message کر دیا جس کے اوپر اجلاس prorogue ہو گیا۔

جناب سپیکر! اب اس کا جو background ہے کہ انہوں نے یہ بجٹ کسی بھی صورت میں lay نہیں کرنا تھا۔ چار چھ گھنٹوں سے وہ بار بار آپ سے گزارش کر رہے تھے اور اسمبلی کی footages اور کیمرے گواہ ہیں کہ ہم خوش اسلوبی سے بجٹ کو lay کرنا چاہتے ہیں اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ اپوزیشن اور گورنمنٹ اکٹھے بیٹھ کر آئیں اور اچھے طریقے سے lay کریں۔ آپ نے انہیں موقع دیا، آپ نے قاعدے اور قانون کو نبھاتے ہوئے انہیں موقع دیا کہ آئیں، یہ لوگ تیار بیٹھے ہیں اور آپ آئیں اور آکر اپنا بجٹ lay کریں جس کے بعد ان کا role start ہو جائے گا۔ آپ اور ہم اپنی تیاریوں میں لگ گئے کہ آج بجٹ lay ہونا ہے جس کے دو دن بعد ہماری تقاریر ہونی ہیں اور ہم نے اپنے facts & figures اکٹھے کرنا شروع کر دیے لیکن جہاں بدنیتی ہو اور چیزوں کو اپنی خواہش کے مطابق اس طرح tilt کیا جائے تو ہمارے بھائی اداروں کے بڑے خیر خواہ بنتے ہیں کہ ہمارے ادارے، ہمارے ادارے۔

جناب سپیکر! کیا یہ اسمبلی ایک ادارہ نہیں ہے اور اس ادارے کی کوئی حیثیت نہیں ہے؟ وہاں تو وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ 12 کروڑ عوام کا نمائندہ جو ہاؤس ہے وہ یہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر عوامی اداروں کی بات کی جائے جہاں لوگوں کی نمائندگی ہے، جہاں public representation ہے تو سب سے اہم ادارہ تو یہ ہے۔ اس ادارے کی انہوں نے جو تذلیل کی ہے اور پھر ماشاء اللہ ماشاء اللہ ہمارے عطاء اللہ تارڑ صاحب نے ایک ہاتھ میں آئین کی کتاب اٹھائی ہوئی ہے اور یہ وہی آئین ہے جس کا احترام کرنا ہم سب پر فرض ہے۔ It is the Constitution of Islamic Republic of Pakistan جناب سپیکر! ایک ہاتھ میں

آئین کی کتاب ہے اور دوسرے ہاتھ سے وہ جو کچھ کر رہے ہیں میں اسے دُہرا نہیں سکتا۔ اس کی footages اور آپ کے کیمرے اس چیز کی گواہی دیں گے۔

جناب سپیکر! آئین کی جو تضحیک انہوں نے کی ہے اور جو آئین کے ساتھ انہوں نے زیادتی کی ہے تو ان کے اوپر آئین کی تضحیک کا آرٹیکل لگنا چاہئے۔ چلیں، ہم مرد ایم پی ایز ہیں لیکن خواتین کی بے عزتی کی ہے جو کہ بہت بڑا جرم ہے جس پر کوئی compromise نہیں ہے لیکن آئین کہاں گیا؟ اس حوالے سے آئین کا کوئی رکھوالا نہیں ہے؟ ہم بھی ان کے ساتھ مل جائیں اور پورا معزز ہاؤس اس بات پر سو جائے تو آئین کو کون بچائے گا؟

جناب سپیکر! آپ Custodian of the House ہیں اور ہم سب اسی پنجاب سے ہیں جن میں سے کوئی 80 ہزار ووٹ لے کر آیا ہے، کوئی 70 ہزار ووٹ لے کر آیا ہے اور کوئی ایک لاکھ ووٹ لے کر آیا ہے تو ہم سب جیت کر آئے ہیں۔ ہماری پارٹی اکثریتی پارٹی تھی اور ہماری پارٹی کے چیئرمین وزیر اعظم پاکستان تھے جبکہ چار سال ہمارے صوبے کا وزیر اعلیٰ بھی رہا ہے لیکن انہوں نے تو کسی کے خلاف انتقامی کارروائی نہیں کی۔ وہ تو میرٹ پر چلتے تھے اور اگر ہم بھی کہیں غلطی کرتے تھے تو ہمیں بھی وہ کہتے تھے کہ میرٹ سے آپ نے لیفٹ رائٹ نہیں ہونا۔

جناب سپیکر! یہ کیسی جمہوریت ہے کہ ہم جمہوریت کا لبادہ اوڑھ کر اندر سے بھیڑیے کا کردار ادا کر رہے ہیں جہاں نہ سپیکر کی توقیر بچی، نہ ہاؤس کی توقیر بچی۔ چلیں، ہم تو ایم پی ایز ہیں لیکن آئین پاکستان کی کتاب کی بھی توقیر نہ بچی تو یہ عجیب جمہوریت ہے؟ 16 اپریل کو جو مناظر اس ہاؤس نے دیکھے وہ بڑے shameful تھے، کوئی بھی باعزت اور باکردار شخص اس کو appreciate نہیں کرے گا بلکہ ان مناظر کو دیکھ کر شرمندگی ہوتی ہے۔ ہم ان لائنوں پر بیٹھے ہیں اور ہمارے سامنے پولیس کے جوان ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر کھڑے ہیں جس کی footages بھی آپ کے پاس ہیں۔ آج بھی ہماری ایک خاتون ایم پی اے محترمہ آسیہ امجد مکمل اور ٹھیک طرح سے صحت یاب نہیں ہیں۔ یہاں ہماری ایک اور خاتون معزز ممبر بیٹھی ہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ آسیہ امجد وینٹی لیٹر پر رہی ہیں۔

قائد حزب اختلاف (جناب محمد سبطین خان): جی، جناب سپیکر! وہ وینٹی لیٹر پر رہی ہیں جبکہ دوسری خاتون ممبر کی ٹانگوں پر پولیس والے جوتوں سمیت کھڑے ہیں اور آج بھی وہ بے چاری stick کے سہارے چل رہی ہیں تو اللہ کے خوف سے ڈریں۔ ان کا ایک وتیرہ ہے اور اس جماعت کا ایک وتیرہ ہے کہ جھوٹ بولتے جاؤ، بولتے جاؤ، 24 گھنٹے جھوٹ بولو، 48 گھنٹے جھوٹ بولو اور اتنا جھوٹ بولو کہ عوام کو سچ لگنے لگ جائے لیکن آج میڈیا کا دور ہے، سوشل میڈیا کا دور ہے، الیکٹرانک میڈیا کا دور ہے، پرنٹ میڈیا کا دور ہے تو آج کسی کا جھوٹ نہیں چلے گا۔

جناب سپیکر! 25 مئی کو جب پیپلز پارٹی نے لانگ مارچ کا اعلان کیا تھا تو ہماری جماعت نے تو انہیں facilitate کیا تھا۔ مولانا فضل الرحمن صاحب نے جب لانگ مارچ کی call دی تھی تو ہماری پارٹی نے تو اسے بھی accommodate کیا تھا۔ مریم بی بی اور حمزہ شہباز صاحب نے جب یہ کام کئے تھے تو ہماری پارٹی نے تو انہیں accommodate کیا تھا لیکن just look at it کہ انہوں نے کس طریقے سے ہمارا استقبال کیا۔ ڈی چوک میں ہمارے آٹھ، آٹھ، دس، دس سال کے بچوں اور بچیوں کو Sir I can as sure upon that میرے پاس صبح چار پانچ بجے کی ڈی چوک کی footages موجود ہیں جس میں میرے ساتھ ملک احمد خان بھچر صاحب ہیں، امین اللہ خان صاحب ہیں، بلی خان صاحب ہیں اور ہم میانوالی والے جتنے بھی تھے، میرے پاس وہ footages موجود ہیں جن میں چھوٹے چھوٹے بچے اور بچیاں رو رہی ہیں، آنسو گیس کی شیلنگ اتنی زیادہ تھی کہ رُکنے میں نہیں آ رہی تھی اور ultimately ہم پانچ بجے صبح وہاں سے مجبور ہو کر، یہ حالت ہو گئی تھی کہ یقین کریں کہ سانس بند ہو رہا تھا تو صبح پانچ بجے ہم ڈی چوک سے نکلے اور کھلی جگہ پر آب و ہوا کی تبدیلی کے لئے آئے کہ چلیں یار کوئی fresh air تو لیں۔ راجہ بشارت صاحب نے بھی ابھی ایک بات کی ہے۔ 16 اپریل کا ایک واقعہ ہے جس پر تنبیہ بیان اب آ کر ہو رہا ہے اور ہمارے 19 مرد و خواتین ممبران اسمبلی کی گرفتاری کے حکم جاری کئے جا رہے ہیں اور ان کے ناقابل ضمانت وارنٹ گرفتاری جاری کئے جا رہے ہیں۔ مان لیا کہ ہم بہت بڑے دہشت گرد تھے، ہم دہشت گرد تھے لیکن ہمیں یہ تو بتائیں کہ ہم نے کون سی دہشت گردی کی ہے؟ آپ کی ساری videos اور کیمرے موجود ہیں، یہ سارجنٹ ایٹ آرمز تشریف رکھتے ہیں تو انہیں یہ حرکت نہیں کرنی چاہئے تھی یہی مدعی بنیں۔ اس پر میری گزارش ہے کہ براہ مہربانی اس میں ہمارے پورے ہاؤس

کا تقدس مجروح ہوا ہے۔میں نے کوئی point نہیں لکھا یہ میرے دل کی آواز ہے اور یہ حقائق ہیں جو میں آپ کے سامنے بیان کر رہا ہوں۔ ہماری گزارش ہے کہ please اس پر آپ ایک کمیٹی بنائیں اور میرا خیال ہے کہ ہمارے تمام ایم پی ایز اس بات پر متفق ہیں کہ آپ کمیٹی بنائیں اور اس کمیٹی کے ذریعے انکوائری کرائیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!ہم نے کیا کیا ہے؟ کسی پر دہشت گردی کے پرچے ہیں، کسی پر سرکاری املاک کو نقصان پہنچانے کے پرچے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے جناب محمد بشارت راجہ صاحب کی سربراہی میں ایک کمیٹی بناتے ہیں۔ آپ خود ہی فیصلہ کر لیں کہ کس کس نے اس میں شامل ہونا ہے۔

قائد حزب اختلاف (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر!ہم فیصلہ کر لیتے ہیں۔ No issue at all جناب محمد بشارت راجہ صاحب ہمارے بھائی ہیں اور وہ انصاف پسند بھائی ہیں۔ بالکل ان کی سربراہی میں بنائیں۔

جناب سپیکر: ان کی سربراہی میں already ایک کمیٹی کام کر رہی ہے۔

قائد حزب اختلاف (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر!آخر میں، میں یہ کہنا چاہوں گا کہ جو ہمارے سابقہ دوست ہمیں چھوڑ کر گئے چاہے وہ پراونشل اسمبلی میں چھوڑ کر گئے چاہے وہ نیشنل اسمبلی میں چھوڑ کر گئے تو ان کا بیانیہ کیا تھا؟

جناب سپیکر: چاہے وہ ڈپٹی سپیکر ہے۔

قائد حزب اختلاف (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر!چاہے وہ ڈپٹی سپیکر ہے، ان کا بیانیہ کیا تھا؟ جی، مہنگائی پر کنٹرول نہیں ہو رہا تو اسی لئے ہم پی ٹی آئی سے اپنے راستے جدا کر رہے ہیں۔ واہ، واہ کیا بات ہے۔ مہنگائی پر کنٹرول پی ٹی آئی والوں نے تو نہیں کیا، جہاں اب جا کر آپ بیٹھے ہیں ، چلیں اللہ کا شکر ہے کہ وہاں تو مہنگائی پر کنٹرول ہو گیا، جو رات کو ساڑے 11 بجے اور 12 بجے پٹرول اور ڈیزل کے ایٹم بم چلے ہیں۔۔۔(شیم شیم کے نعرے)

چلیں!اس پر تو کنٹرول ہو گیا جو گھی، آٹا اور روز مرہ کی اشیاء، آج صبح ایک پریس کانفرنس ہوئی ہے۔ اس پر میں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، اس پر سارے ہاؤس نے جا کر احتجاج کرنا ہے۔

قائد حزب اختلاف (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! انشاءاللہ ابھی احتجاج کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ آپ اپنی تقریر مکمل کر لیں تو اس کے بعد قرارداد پیش کرنے کے لئے جو Rules suspension کی تحریک پیش کرنی ہے۔ وہ میں نے نواب زادہ وسیم خان بادوزئی سے گزارش کرنی ہے۔

قائد حزب اختلاف (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! میں تھوڑی سی بات کروں گا کیونکہ میرے دوست اور میری چھوٹی بہنیں اور سب گلہ کرتے ہیں سبطین خان صاحب آپ بولتے نہیں ہیں۔ میرے پاس باتیں تو بہت ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: اوہ ہو میں تہانوں پوری practice کرا واں گا۔

قائد حزب اختلاف (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! جی، انشاءاللہ، میرے بولنے کی کمی میری طرف سے نہیں آئے گی۔۔۔

جناب سپیکر: جی، سب کمی پورے ہو جائے گی۔

قائد حزب اختلاف (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! لیکن جہاں ضرورت نہیں ہوتی وہاں میں نہیں بولتا۔ آج مجھے شام کو کہیں کہ سبطین خان تم نے لکھے پڑھے بغیر دو گھنٹے بولنا ہے ، اگر ایک بھی logic کے خلاف بات ہوئی۔۔۔۔

جناب سپیکر: ماشاءاللہ آپ میں بہت capacity ہے۔

قائد حزب اختلاف (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! Logic کے خلاف بات ہوئی تو میں ذمہ دار ہوں گا۔

جناب سپیکر: میں نے آپ کو دیکھ لیا ہے آپ میں بہت capacity ہے کیونکہ میں اور جناب محمد بشارت راجہ صاحب نے جناب عثمان احمد خان بزدار صاحب کی چار سال ٹریننگ کی کوشش کی، اسی اوہناں نوں ہجاں ماریاں کہ اللہ دا نا اے بولو، بولو ایہہ اپنے لوگ بیٹھے نیں بولو۔

قائد حزب اختلاف (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ اب ان منحرف سابقہ دوستوں سے آج یہ پوچھا جائے کہ کیا آج آپ سرخرو ہوگئے؟ آج آپ کو عوام میں جا کر وہ عزت مل گئی جو اپنی پارٹی کے ساتھ آپ غداری کر کے مخالفوں کی صفوں میں جا کر کھڑے ہوگئے؟ میری گزارش یہ ہے کہ انشاءاللہ 17-جولائی 2022 کو by-election آرہا ہے---

جناب سپیکر: اس میں سب کو participate کرنا چاہئے۔ اگر عمران خان صاحب خود وہاں دو دو دفعہ آئیں تو انشاءاللہ ٹھیک ہوگا۔ ویسے جو price hike ہوگئی ہے تو ان کا بیڑہ غرق ہوگیا۔ معذرت کے ساتھ (ن) لیگ والوں نے ویسے یہ سمجھ لیا تھا کہ شاید ایہہ بڑی مٹھی چیز اے اور ایہہ بڑی فائدے والی چیز اے، ایدوں پتا نئیں کتنے پیسے نکل آنے نیں، بجلی وچ تے، پٹرول وچ کناں نکل آئے گا۔ اوہ تساں چنگاں کیتا اے آرام دے نال اوہناں دے گل پوا دتی اے۔

قائد حزب اختلاف (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! بالکل، انشاءاللہ۔ اب میری second last گزارش ہے کہ جب یہ اپنے حلقوں میں جائیں گے اور ہم جتنے بھی بیٹھے ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کی زندگی کرے۔ انشاءاللہ آپ بھی ادھر ہی ہیں اور ہم بھی ادھر ہیں، اگر ان کو سٹیج پر کسی نے چڑھنے دیا، اگر ان کے پیچھے لوٹے لوٹے کر کے جلوس نہ نکلیں، اللہ کے حکم سے یہ منہ چھپاتے پھر رہے ہوں گے اور یہ واپس پی ٹی آئی میں آئیں گے---

(معزز ممبران کی جانب سے "واپس نہیں آسکتے، No, No لوٹے نامنظور" کی آوازیں)

جناب سپیکر: جی، واپس نئیں لینا، اللہ دا ناں اے بلکہ اُوہناں نُوں صابن تے تولیہ بھیجدے رہنا اے۔ سبطین خان صاحب! اب آپ wind up کر لیں۔ کوئی بندہ ان سے اداس نہیں ہے۔

قائد حزب اختلاف (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! واپس آنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ الیکشن میں آئیں گے۔ یہ آنے والے دنوں میں واپس آنے کی کوشش کریں گے۔ آپ میری بات سمجھیں۔

جناب سپیکر: آپ نے دیوار بننا ہے اور واپس نہیں آنے دینا۔

قائد حزب اختلاف (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! ہم نے دیوار بننا ہے، انشاءاللہ چیئرمین بھی بنے گا اور ہم پنجاب والے بھی دیوار بنیں گے---

جناب سپیکر: جی، شکریہ

قائد حزب اختلاف (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! نہیں، آخری بات۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! جب یہ غیر مناسب اور غیر جمہوری طریقے سے انہوں نے ہماری stable government کو topple کیا تو انہوں نے ایک نعرہ لگایا تھا کہ ہم انشاءاللہ آپ کے امدادی فرشتے بن کر آ رہے ہیں۔ آج پورا پنجاب یہ نعرہ مار رہا ہے کہ آپ جو بن کر آئے ہیں آپ ہمارے لئے موت کا فرشتہ بن کر آئے ہیں۔ آپ ہماری امداد کے لئے نہیں آئے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، thank you نوابزادہ وسیم خان بادوزئی! آپ قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

نوابزادہ وسیم خان بادوزئی: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب Rules of Procedure 1997 کے Rule-234 کے تحت Rule-115 اور دیگر relevant Rules کو suspend کر کے پٹرولیم مصنوعات پر حالیہ اضافہ کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب Rules of Procedure 1997 کے Rule-234 کے تحت Rule-115 اور دیگر relevant Rules کو suspend کر کے پٹرولیم مصنوعات پر حالیہ اضافہ کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب Rules of Procedure 1997 کے Rule-234 کے تحت Rule-115 اور دیگر relevant Rules کو suspend کر کے پٹرولیم مصنوعات پر حالیہ اضافہ کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: جی، نوابزادہ وسیم خان بادوزئی! اب آپ قرارداد پیش کریں۔

حکومت سے حالیہ پٹرولیم مصنوعات اور روزمرہ اشیاء کی قیمتوں میں ہوشربا اضافہ واپس لینے کا مطالبہ

نوابزادہ وسیم خان بادوزئی: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"یہ ایوان حالیہ پٹرولیم مصنوعات میں تیسری مرتبہ اضافہ کو مسترد کرتا ہے۔ اس اضافہ کی وجہ سے روزمرہ اشیاء کی قیمتوں میں ہوشربا اضافہ ہو رہا ہے جس کی وجہ سے غریب عوام کا جینا دوبھر ہو گیا ہے۔ یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ حالیہ پٹرولیم مصنوعات کے اضافے کو فی الفور واپس لیا جائے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان حالیہ پٹرولیم مصنوعات میں تیسری مرتبہ اضافہ کو مسترد کرتا ہے۔ اس اضافہ کی وجہ سے روزمرہ اشیاء کی قیمتوں میں ہوشربا اضافہ ہو رہا ہے جس کی وجہ سے غریب عوام کا جینا دوبھر ہو گیا ہے۔ یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ حالیہ پٹرولیم مصنوعات کے اضافے کو فی الفور واپس لیا جائے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"یہ ایوان حالیہ پٹرولیم مصنوعات میں تیسری مرتبہ اضافہ کو مسترد کرتا ہے۔ اس اضافہ کی وجہ سے روزمرہ اشیاء کی قیمتوں میں ہوشرُبا اضافہ ہو رہا ہے جس کی وجہ سے غریب عوام کا جینا دوبھر ہو گیا ہے۔ یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ حالیہ پٹرولیم مصنوعات کے اضافے کو فی الفور واپس لیا جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: اب اگلا پورا ہفتہ یہ discussion جاری رہے گی جس میں constitutional crisis، جن معاملات کا جناب محمد بشارت راجہ صاحب نے ذکر کیا ہے اور پھر اس کے بعد اپوزیشن لیڈر نے باقی چیزوں کا ذکر کیا ہے جس میں تین چار دفعہ price hike ہوئی ہے اور اسی طرح law and order کی situation کو بھی بعد میں discuss کر لیں گے لہٰذا آج کے اجلاس کا ٹائم ختم ہوا اور اب اجلاس بروز پیر مورخہ 20۔جون 2022 بوقت 2 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔